یہ کہہ کر صرف نظر کر لیتا کہ کون اسے اسی درے لگوانے پر خود سو درے کھائے۔

تاریخ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان خلفاء کے ایسے کردار کے رد عمل میں اس دور میں عدلیہ کے کردار کی ایسی روشن مثالیں قائم ہوئیں جو رہتی دنیا تک امت کے لیے مشعل راہ کا کام دیتی رہیں گی۔ آج بھی حکمرانوں کا وطیرہ وہی رخ اختیار کر رہا ہے۔ چنانچہ آج بھی امت کے دینی جذبات کے تحفظ کی ذمہ داری ہماری عدلیہ پر عائد ہوتی ہے۔ جب تک عدلیہ کا کردار مثالی نہیں ہوتا اس طرح کے منفی حیلے ہتھکنڈے جنم دینے کے لیے حکمرانوں کو شہ ملتی رہے گی۔

اسلامی تاریخ اس بات کی گواہ ہے جس نے بھی اسلامی شعائر کی توہین کی اور جن حلقوں نے ان کی سرپرستی کرنے کی کوشش کی ان کے نام تاریخ کے سیاہ باب کی نذر ہو چکے ہیں۔ توہین رسالتؐ کا ارتکاب کرنے والا شخص دنیا اور اس کی عدالتوں سے تو محفوظ رہ سکتا ہے لیکن قہر خداوندی سے نہیں۔ رسول اسے کہتے ہیں جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہو اور خدا ہی اس کی حرمت کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کے لیے کبھی غازی خدا بخش اور کبھی غازی علم الدین شہید وسیلہ بنتے ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ خبریں لاہور ۲۱ اپریل ۱۹۹۵ء)

ملی یک جہتی کونسل پاکستان کا ضابطہ اخلاق

پاکستان کے تمام مذہبی مکاتب فکر کے قائدین پر مشتمل ملی یک جہتی کونسل نے ۲۳ اپریل ۹۵ کو لاہور کے ایک ہوٹل میں مولانا شاہ احمد نورانی کی زیر صدارت مرکزی اجلاس میں مذہبی مکاتب فکر کے درمیان ضابطہ اخلاق کی منظوری دے دی ہے اجلاس میں مولانا محمد اجمل خان، پروفیسر ساجد میر اور علامہ ساجد نقوی سمیت تمام مکاتب فکر کے سرکردہ مذہبی قائدین نے شرکت کی جبکہ ضابطہ اخلاق کا اعلان کونسل کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے پریس کانفرنس میں کیا۔

ضابطہ اخلاق میں کہا گیا ہے کہ اختلافات اور بگاڑ دور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ

تمام مکاتب فکر نظم مملکت اور نفاذ شریعت کے لیے ایک بنیاد پر متفق ہوں۔ اس مقصد کے لیے ہم 31 سرکردہ علماء کے بائیس نکات کو بنیاد بنانے پر متفق ہیں۔ ہم ملک میں مذہب کے نام پر دہشت گردی اور قتل و غارت گری کو اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں۔ کسی بھی اسلامی فرقہ کو کافر قرار دینا یا کسی مکتب فکر سے متعلق شخص کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی اور قابل نفرت فعل ہے۔ توہین رسالتؐ کے قانون میں تبدیلی کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ توہین رسالت کی سزا صرف موت ہے۔ عظمت صحابہ، عظمت اہل بیت، عظمت ازواج مطہرات ایمان کا جزو ہے ان کی تکفیر کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج اور ان کی توہین و تنقیص حرام اور قابل مذمت و تعزیر جرم ہے۔ ایسی ہر تقریر و تحریر سے گریز و اجتناب کیا جائے گا جو کسی بھی مکتب فکر کی دل آزاری اور اشتعال کا باعث بن سکتی ہے۔ شر انگیز اور دل آزار کتابوں، پمفلٹوں اور تحریروں کی اشاعت تقسیم و ترسیل نہیں کی جائے گی۔ اشتعال انگیز اور نفرت انگیز مواد پر مبنی کیسٹوں پر مکمل پابندی ہوگی اور ایسی کیسٹیں چلانے والا قابل سزا ہوگا۔ دل آزار، نفرت انگیز اور اشتعال انگیز نعروں سے مکمل احتراز کیا جائے گا۔ دیواروں، ریل گاڑیوں، بسوں اور دیگر مقامات پر دل آزار نعروں اور عبارتوں پر مکمل پابندی ہوگی۔ تمام مسالک کے اکابرین کا احترام کیا جائے گا۔ تمام مکاتب فکر کے مقامات مقدسہ اور عبادت گاہوں کے احترام و تحفظ کو یقینی بنایا جائے گا۔ جلسوں، جلوسوں، مساجد اور عبادت گاہوں میں اسلحہ خصوصاً غیر قانونی اسلحہ کی نمائش نہیں ہوگی۔ عوامی اجتماعات اور جمعہ کے خطبات میں ایسی تقریریں کی جائیں گی جن سے مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق پیدا کرنے میں مدد ملے۔ عوامی سطح پر ایسے اجتماعات منعقد کیے جائیں گے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یک جہتی کا عملی مظاہرہ کریں۔ مختلف مکاتب فکر کے متفقات اور مشترکہ عقائد و نکات کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے گا۔ باہمی تنازعات کو افہام و تفہیم اور تحمل و رواداری کی بنا پر طے کیا جائے گا۔ ضابطہ اخلاق کے عملی نفاذ کے لیے ایک اعلیٰ اختیاراتی بورڈ تشکیل دیا جائے گا جو اس ضابطہ کی خلاف ورزی کی شکایات کا جائزہ لے کر اپنا فیصلہ صادر کرے گا اور خلاف ورزی کے مرتکب کے خلاف کارروائی کی سفارش کرے گا۔